URDU Gif Format

محبوب خدا ﷺ آپ کے مزار اور آپ کے
نعلین مقدسہ کے نقشوں میں غمزدہ کی شفاء

شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ ونعالہ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

رسالہ

شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ

۱۳۱۵ھ

(محبوبِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، آپکے مزار اور آپکے نعلینِ مقدسہ کے نقشوں میں غمزدہ کی شفاء)

مسئلہ ۱۷۲ تا ۱۷۵ از ریاست ریواں مرسلہ مولوی عبدالرحیم خاں ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ

ما قولکم ایہاالعلماء الکرام فی ھذہ المسائل (اے علمائے کرام! ان مسائل کے بارے میں

آپ کیا فرماتے ہیں۔ ت)؛

(۱) بنانا تصویرِ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرضِ حصولِ ثوابِ زیارت کے درست وجائز ہے یا نہ؟ اور بنانے والا اور خریدار مثوب ہوگا یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی تصویرِ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وتصویرِ براقِ نبوی ونیز تصویرِ حضرت جبرئیل علیہ السلام بنا کر یا بنوا کر واسطے حصولِ ثوابِ زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالسِ میلادِ نبوی میں تصاویر مذکورین کو بتکلف تمام نمائشاً بوقتِ ذکرِ معراج شریف حاضرینِ مجلس کے رُوبرو پیش کرے اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضور معراج کو تشریف لے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس وبوسہ کیلئے ہدایت وفہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہوسکتا ہے اور امورِ مندرجہ سوالاتِ دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

(۳) نقشہ روضہ مقدسہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بغرضِ حصولِ ثوابِ زیارت بنوا کر اپنے پاس

رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تعظیم نقل و شبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، کیسا ہے، جائز ہے یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشہ روضۂ مطہرہ دیا گیا ہے دراصل دینا چاہئے یا نہیں؟

(۴) بصورتِ ناجوازی و غیر مشروع ہونے تصاویر کے اُن تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشۂ روضۂ مطہر دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی و قائم رکھنا؟ افتونا بالصواب و اسقونا بالجواب توجروا بالاجرین و تکرموا فی الدارین (ہمیں ٹھیک ٹھیک فتوٰی دو اور بہترین جواب سے سرفراز فرماؤ تاکہ تمہیں دوہرا اجر ملے اور دونوں جہان میں عزت پاؤ۔ ت)

الجواب

اللھم لک الحمد صل علیٰ نبیک نبی الحمد و اٰلہ وصحبہ الحیائیا الحمد اسألک حسن الادب وصدق الحب لحبیبک الکریم علیہ وعلیٰ اٰلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون۔

اے اللہ! درحقیقت تیرے ہی لئے سب تعریف و توصیف ہے، اور نزولِ رحمت فرما اپنے نبی پر جو نبی حمد ہیں، اور ان کی آل اور ان کے ساتھیوں پر رحمت نازل فرما جو اچھی حمد کرنے والے ہیں ــــ ہم تجھ سے بہترین ادب اور تیرے حبیب مکرم کی سچی محبت کا سوال کرتے ہیں۔ آپ پر اور آپ کی اولاد پر سب سے بہتر درود ہو۔ اے میرے پروردگار! بیشک میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ وہ (شیاطین) میرے پاس (شر کے لئے) حاضر ہوں۔ (ت)

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین، اس مسکین تینوں تصویرات مذکورہ بنانے والے ان کی زیارت و لمس و تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حقِ محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور رؤف الرحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور اُن کے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا۔ احادیث اس بارے میں حدِ تواتر پر ہیں، یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں۔

حدیث ۱: صحیحین ومسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کل مصور فی النار یجعل اللہ لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فتعذبہ فی جھنم[۱]

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالٰی ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔

حدیث ۲: انھیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذابا یوم القیٰمۃ المصورون[۲]

بیشک نہایت سخت عذاب روزِ قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

حدیث ۳: انھیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قال اللہ تعالٰی ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ[۳]

اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جَو کا دانہ تو بنا دیں۔

حدیث ۴: صحیحین وسنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[۱] مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ المتفق علیہ کتاب اللباس باب التصاویر مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۸۵
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ " " " ۲/ ۲۰۲
مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۰۸

[۲] صحیح البخاری کتاب اللباس باب التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۸۰
صحیح مسلم " " باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ " " ۲/ ۲۰۱

[۳] صحیح مسلم " " " " " " " ۲/ ۲۰۲
صحیح البخاری " " باب التصاویر " " ۲/ ۸۸۰

ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیٰمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔[1]

بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

حدیث ۵: مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ۔[2]

جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالٰی اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں رُوح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

حدیث ۶: مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یخرج عنق من النار یوم القیٰمۃ لہ عینان تبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلثۃ بکل جبار عنید وبکل من دعا مع اللہ الٰھا اٰخر وبالمصورین۔[3]

قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی، وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیٰمۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۸۸۰
صحیح مسلم " باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان " " ۲/۲۰۱
سنن النسائی کتاب الزینۃ ذکر ما یکلف اصحاب الصور یوم القیامۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۰۰

[2] صحیح البخاری کتاب البیوع باب بیع التصاویر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۹۶
صحیح مسلم " باب تحریم صورۃ الحیوان " " " ۲/۲۰۲
مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۲۴۱ و ۲۴۶
سنن النسائی کتاب الزینۃ ذکر ما یکلف اصحاب الصور الخ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/۳۰۰

[3] جامع الترمذی ابواب صفۃ جہنم باب ماجاء فی صفۃ النار امین کمپنی دہلی ۲/۸۱
مسند احمد بن حنبل از مسند ابی ہریرہ المکتب الاسلامی بیروت ۲/۳۳۶

حدیث ۷: امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد اھل النار عذابا یوم القیٰمۃ من قتل نبیا اوقتلہ نبی اوامام جائر وھٰؤلاء المصورون ۔ ولفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القیٰمۃ رجل قتل نبیا اوقتلہ نبی اورجل یضل الناس بغیر علم او مصور یصور التماثیل[1]

بیشک روزِ قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔

حدیث ۸: بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذابا یوم القیٰمۃ من قتل نبیا اوقتلہ نبی اوقتل احد والدیہ والمصورون وعالم لم ینتفع بعلمہ[2]

بیشک روزِ قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔

حدیث ۹: امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من سفر وقد سترت سھوۃ لی بقرام فیہ تماثیل فلما راٰہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک کھڑکی پر تصویر دار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۰۴۹۷ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۰/ ۲۶۰
حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۲۵۳ خیثمہ بن عبدالرحمٰن دار الکتاب العربی بیروت ۴/ ۱۲۲
مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۴۰۷
[2] شعب الایمان حدیث ۷۸۸۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۱۹۷

تلون وجهه وقال یاعائشة اشد الناس عذابا عند الله یوم القیمة الذین یضاھون بخلق الله[1] وفی روایة للشیخین قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجهه الکراھیة فقلت یارسول الله اتوب الی الله والی رسوله فماذا اذنبت[1] فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمة فیقال لھم احیوا ماخلقتم وقال ان البیت الذی فیه الصور لاتدخله الملئکة[2] وفی اخری لھما تناول الستر فھتکه وقال من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یشبھون بخلق الله[3]

ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے، اُم المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالٰی کے یہاں سخت تر عذاب روزِ قیامت اُن مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روزِ قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

حدیث ۱۰: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتانی جبریل علیه الصلوۃ والسلام فقال لی مر براس التماثیل یقطع فتصیر کھیأۃ الشجرۃ و امر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطئان[4] ھذا مختصرا۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور! مورتوں کیلئے حکم دیں کہ اُن کے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویردار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ۲/ ۸۸۰ و صحیح مسلم ۲/ ۲۰۱ و سنن النسائی ۲/ ۳۰۰ و مسند احمد بن حنبل ۶/ ۸۳ و ۲۱۹

[2] ؎ " ۲/ ۸۸۱ " " ۲/ ۲۰۱

[3] صحیح مسلم ۲/ ۲۰۰ و صحیح البخاری ۲/ ۸۸۰

[4] سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۷

جامع الترمذی ابواب الادب باب ما جاء ان الملئکۃ لاتدخل بیتا الخ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۳

حدیث ۱۱ تا ۱۴: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ[11] بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ[12] رضی اللہ تعالٰی عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المومنین میمونہ[13] اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ[14] بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی:

انا لاندخل بیتا فیه کلب وصورة۔[1] ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

حدیث ۱۵: احمد و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و سعید بن منصور حضرت امیر المومنین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل امین نے عرض کی:

انها ثلث لم یلج ملك مادام فیها واحد منها کلب او جنابة او صورة روح۔[2] تین چیزیں ہیں کہ جب تک اُن میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اُس گھر میں داخل نہ ہوگا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔

حدیث ۱۶ و ۱۷: مسند احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن نسائی و ابن ماجہ میں حضرت ابوطلحہ اور سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح ابن حبان میں حضرت امیر المومنین مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تدخل الملٰئکة بیتا فیه کلب ولا صورة۔[3] رحمت کے فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

حدیث ۱۸: نسائی و ابن ماجہ و شاشی و ابویعلٰی اور ابونعیم حلیہ اور ضیا صحیح مختارہ میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی:

---

[1] صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/ ۸۸۱ و صحیح مسلم کتاب اللباس ۲/ ۱۹۹ و ۲۰۰

[2] مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۵

[3] صحیح البخاری کتاب بدء الخلق قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۵۸

صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان " " ۲/ ۲۰۰

سنن ابی داؤد " باب فی الصور آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۱۶

جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء ان الملائکۃ لاتدخل بیتا امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۰۳

سنن النسائی کتاب الزینۃ التصاویر ۲/ ۲۹۹ و کتاب الطہارۃ ۱/ ۵۱

صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع (زاد الاربعة الاخیرون) فقلت یارسول الله مارجعك بابی وامی قال ان فی البیت سترا فیه تصاویر وان الملئکة لاتدخل بیتا فیه تصاویر[۱]

میں نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے (آخری چار میں یہ اضافہ ہے) میں نے عرض کی یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے۔ فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

حدیث ۱۹: صحیح بخاری وسنن ابی داؤد میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

ان النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم لم یکن یترك فی بیته شیئا فیه تصالیب الا نقضه[۲]

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

حدیث ۲۰: مسلم وابوداؤد وترمذی حیان بن حصین سے راوی:

قال لی علی رضی الله تعالٰی عنه الا ابعثك علی مابعثنی علیه رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ان لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرا مشرفا الا سویته[۳] ورواه ابویعلی وابن جریر فلم یسمیا حیان انما قالا عن علی انه دعا صاحب شرطته

مجھ سے امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حدِ شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حدِ شرع کے برابر کردو (بلندی قبر میں حدِ شرع ایک بالشت ہے)

---

[۱] سنن النسائی کتاب الزینة التصاویر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۰۰

کنز العمال بحوالہ الشاشی ع حل ص حدیث ۹۰۰۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴/ ۱۲۱ و ۱۳۶

[۲] صحیح البخاری کتاب اللباس ۲/ ۸۸۰ و سنن ابی داؤد کتاب اللباس ۲/ ۲۱۶

[۳] صحیح مسلم کتاب الجنائز ۱/ ۳۱۲ و سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب تسویۃ القبر ۲/ ۱۰۳

جامع الترمذی ابواب الجنائز باب ماجاء فی تسویۃ القبر امین کمپنی دہلی ۱/ ۱۲۵

[۴] مسند ابی یعلی حدیث ۳۳۸ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۱/ ۱۹۹

فقال لہ فذکر اجمعناہ۔ (اس کو ابویعلیٰ اور ابن جریر دونوں نے روایت کیا مگر ان دونوں نے حیان بن حصین کا نام نہیں بلکہ یُوں فرمایا کہ حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے کوتوال کو بلایا اور اس سے ارشاد فرمایا۔ آگے دونوں نے حدیث کا مفہوم ذکر فرمایا۔ (ت)

حدیث ۲۱: امام احمد بسند جید امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

ایکم ینطلق الی المدینۃ فلایدع بھا وثنا الاکسرہ ولاقبرا الاسواہ ولاصورۃ الا لطخھا۔ تم میں کون ایسا ہے مدینے جاکر ہر بُت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کردے اور ہر تصویر مٹادے۔

ایک صاحب نے عرض کی: میں یارسول اللہ۔ فرمایا: تو جاؤ۔ وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سب بُت توڑ دیے اور سب قبریں برابر کردیں اور سب تصویریں مٹا دیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

من عاد لصنعۃ شیئ من ھذا فقد کفر بما انزل علٰی محمد۔[1] اب جو ان میں سے کوئی چیز بنائے گا وہ کفر وانکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد (صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر نازل ہوئی۔

والعیاذ باللہ رب العٰلمین (اللہ تعالٰی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت)

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج کرنا محض باطل ووہم عاطل ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدّتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے، اور خود ابتدائے بُت پرستی انھیں تصویراتِ معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر،[2] یہ پانچ بندگانِ صالحین تھے کہ لوگوں نے اُن کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین اُن کی تصویریں بناکر اُن کی مجلسوں میں قائم کیں، پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انھیں معبود سمجھ لیا۔

---

[1] مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۷

[2] القرآن الکریم ۷۱/ ۲۳

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

ود و سواع و یغوث و یعوق و نسر اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطٰن الٰی قومھم ان انصبوا الٰی مجالسھم التی کانوا یجلسون انصابا و سموھا باسماھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلک اولٰئک وتنسخ العلم عبدت[1] ھذا مختصرًا۔

ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہوگئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ جہاں وُہ بیٹھتے تھے وہاں انکی مجالس میں ان کے بُت نصب کرو اور ان کے نام لیا کرو، تو وہ ایسا ہی کرنے لگے۔ پھر اس دور میں تو ان کی عبادت نہیں ہوئی مگر جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے اور علم مٹ گیا سابق لوگوں کے بارے میں جہالت کا پردہ چھا گیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں کی عبادت و پرستش شروع ہوگئی۔ یہ حدیث کے مختصر الفاظ ہیں۔ (ت)

بایں ہمہ اگر وساوس وہواجس نے تسکین نہ پائیں تو احادیث صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویر معظمین کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے:

انہ قال دخل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورۃ ابراھیم وصورۃ مریم علیہما الصلٰوۃ والسلام فقال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امالھم فقد سمعوا ان الملٰئکۃ لاتدخل بیتا فیہ صورۃ الحدیث[2] ھذا لفظہ فی الانبیاء وفیہ ایضا ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ

حضرت ابن عباس نے فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور سیدہ مریم علیہما الصلٰوۃ والسلام کی تصاویر پائیں حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ آگاہ ہو جاؤ کہ تصویریں بنانے والوں نے بھی یہ بات سُن رکھی تھی (یعنی ان کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچی ہُوئی تھی کہ) بیشک جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے (الحدیث) یہ الفاظ حدیث کتاب الانبیاء میں

---

[1] صحیح البخاری کتاب التفسیر باب ودًّا و سواعًا الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۳۲

[2] ؍؍ کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراہیم ؍؍ ۱/ ۴۷۳

لمارای الصور فی البیت لم ید خل حتی امر بہا فمحیت الحدیث[1] وفی المغازی فاخرج صورۃ ابراھیم واسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام[2] الحدیث ھذہ کلہا روایات البخاری وذکر ابن ھشام فی سیرتہ قال وحدثنی بعض اھل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح فرای فیہ صور الملٰئکۃ وغیرھم فرای ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مصورا فذکر الحدیث الٰی ان قال ثم امر بتلک الصور کلہا فطمست[3]۔

آئے ہیں، اور اسی میں ہے ـــــــ حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ شریف میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے متعلق حکم فرمایا تو وہ مٹادی گئیں الحدیث۔ اور مغازی میں ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر باہر نکال دی گئیں الحدیث۔ یہ سب بخاری شریف کی روایات ہیں اور ابن ہشام نے اپنی سیرت میں بیان فرمایا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فتح کے روز بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں فرشتوں وغیرہ کی تصاویر دیکھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مجسمہ دیکھا، پھر بقیہ حدیث ذکر فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا پھر تمام تصاویر کے بارے میں حکم فرمایا کہ مٹادی جائیں تو وہ مٹادی گئیں (ت)

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اُس میں حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل وحضرت مریم وملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکردار کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار ہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انھیں بھی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ وحضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالٰی علٰی ابنہما الاکرم وعلیہما وبارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور پُرنور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے قدمِ اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب الانبیاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۷۳

[2] صحیح البخاری کتاب المغازی " " " ۲/۶۱۴

[3] سیرۃ النبی لابن ہشام امر الرسول بطمس ما بالبیت من صور دار ابن کثیر ۴/۳۲

حدیث ۲۳ : مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے :

قال کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عمر بن الخطاب ان یمحوھا فبل عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ثوبا و محاھا بہ فدخلھا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما فیہا منہا شیئ[1] و فی حدیثہ عند الامام الواقدی وکان عمر قد ترک صورۃ ابراھیم فلما دخل صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأھا فقال یا عمر الم آمرک ان لاتدع فیھا صورۃ ثم رای صورۃ مریم فقال امحوا ما فیھا من الصور قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون[2] ھذا مختصرا۔

حضرت جابر نے فرمایا ایام جاہلیت میں کعبہ شریف کے اندر تصویریں تھیں، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا کہ تصویری نقوش مٹادو۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گیلے کپڑے کے ساتھ ان نقوش کو مٹادیا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی تصویری نقش موجود نہ تھا، اس سند میں امام واقدی کا یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر چھوڑ دی تھی یعنی اسے نہیں مٹایا تھا۔ پھر جب اندر تشریف لے جاکر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ یہاں کوئی تصویر باقی نہ رہنے دو۔ پھر آپ نے سیدہ مریم کی تصویر دیکھی تو فرمایا یہاں جتنی بھی تصویریں ہیں ان سب کو مٹادیا جائے اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنھیں وہ پیدا نہیں کرسکتے۔

حدیث ۲۴ : عمر بن شبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی :

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخل الکعبۃ فامرنی فاتیتہ بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب بہ علی الصور ویقول قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون[3]

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو مجھے حکم فرمایا تو میں پانی کا ڈول بھر کر لایا آپ خود بنفسِ نفیس اس پانی سے کپڑا تر کرنے لگے پھر ان تصویروں پر وہ بھیگا ہوا کپڑا رگڑتے ہوئے فرمانے لگے اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویر کشی کرتے ہیں جنھیں وہ پیدا نہیں کرسکتے (ت)

---

[1] مسند احمد بن حنبل از مسند جابر رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۹۶

[2] کتاب المغازی للواقدی شان غزوۃ الفتح موسسۃ الاعلمی بیروت ۲/ ۸۳۴

[3] فتح الباری بحوالہ عمر بن شبۃ کتاب المغازی مصطفی البابی مصر ۹/ ۱۸
المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب العقیقۃ حدیث ۵۲۶۵ وکتاب المغازی حدیث ۱۸۷۵۶ ۸/ ۲۹۶ و ۱۴/ ۴۹۰

حدیث ۲۵: ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

ان المسلمین تجردوا فی الازر واخذوا الدلاء وارتجزوا علی زمزم یغسلون الکعبۃ ظھرھا وبطنھا فلم یدعوا اثرا من المشرکین الا محوہ او غسلوہ[1]

(اس وقت) مسلمانوں نے اپنی چادریں اتاریں اور ڈول میں آب زمزم بھر بھر کر کعبہ شریف کو اندرون و بیرون سے خوب دھونے لگے چنانچہ مشرکین کے تمام نشانات شرک دھو ڈالے اور مٹا دیئے۔ (ت)

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹا دو عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں، یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے، اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلٰوۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کرکے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

فی حدیث اسامۃ انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخل الکعبۃ فرأی صورۃ ابراھیم فدعا بماء فجعل یمحوھا وھو محمول علی انہ بقیۃ تخفی علی من محاھا اولًا[2]

حضرت اسامہ کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو کچھ تصاویر انبیاء دیکھ کر پانی منگوایا اور انھیں اپنے دست اقدس سے خود مٹانے لگے۔ یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ بعض تصویروں کے کچھ نشانات باقی رہ گئے تھے جنھیں پہلی دفعہ مٹانے والا نہ دیکھ سکا (تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دوبارہ انھیں مٹا دیا)۔ (ت)

حدیث ۲۶: صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض میں بعض

---

[1] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب المغازی حدیث ۱۸۷۶۵ ادارۃ القرآن کراچی ۱۴/ ۴۹۴

[2] فتح الباری کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح مصطفی البابی مصر ۹/ ۲۲، ۸

ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریة وکانت ام سلمة و ام حبیبة اتتا ارض الحبشة فذکرتا من حسنها و تصاویر فیها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا ثم صوروا فیه تلك الصور اولئك شرار خلق اللّٰه[1]

ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکًا اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔(ت)

فی المرقاة الرجل الصالح ای من نبی او ولی تلك الصور ای صور الصلحاء تذکیرا بهم و ترغیبا فی العبادة لاجلهم[2] الخ.

مرقات (از محدث علی قاری) میں ہے مرد صالح یعنی وہ نبی یا ولی فوت ہو جاتا اس کی تصاویر بناتے اور لٹکایا کرتے تھے ان کی یادگار اور ان کی وجہ سے عبادت میں رغبت دلانے کیلئے، الخ۔(ت)

حدیث ۷۲: امام بخاری کتاب الصلٰوۃ جامع صحیح میں تعلیقًا بلاقصہ اور عبدالرزاق و ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولٰی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولًا مع القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ میری چشموں میں میری عزت ہو، امیر المومنین نے فرمایا:

انا لاندخل کنائسکم من اجل الصور التی فیها[3]

ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب الصلٰوۃ باب الصلٰوۃ فی البیعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶۲
" کتاب الجنائز باب بناء المسجد علی القبر " " " ۱/۱۷۹
صحیح مسلم کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبر " " " ۱/۲۰۱
[2] مرقاۃ المفاتیح کتاب اللباس باب التصاویر الفصل الثالث مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۸/۲۸۲
[3] المصنف لعبد الرزاق باب التماثیل وما جاء فیہ حدیث ۱۹۴۸۶ المکتب الاسلامی بیروت ۱۰/۳۹۷
صحیح البخاری کتاب الصلٰوۃ باب الصلٰوۃ فی البیعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶۲

بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ منقح اور حرکات مذکورہ حرام بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین
اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں
کو گمراہ بنائے ان تصویروں کو ناآباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کردیں کہ جہال کو
ان پر اصلاً اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو نگاہ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈ سے میں یوں
سپرد کردیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو، واللہ یھدی من یشاء الٰی صراط مستقیم[1] (اور
اللہ تعالٰی جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ ت) یہ سب متعلق بتصاویر ذی روح تھا، رہا نقشہ
روضہ مبارکہ اس کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے
یونہی اس کا جواز اجماعی ہے، ہر شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیث پانزدہم میں اس قید
کی تصریح کردی، حدیث اول میں ہے کہ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت اقدس
میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتوٰی دیجئے۔ فرمایا: پاس آ۔ وہ پاس آیا۔ فرمایا:
پاس آ۔ وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے
نہ بتادوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنی۔ پھر حدیث مذکور مصوروں کے جہنمی ہونے
کی ارشاد فرمائی۔ اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی۔ حضرت نے فرمایا:

ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بھذا الشجر وکل شیئ لیس فیہ روح[2]
افسوس تجھ پر اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔

ہمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں تمام کتب مذاہب اس سے مملو و
مشحون ہیں ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام و تثبیت عوام کے لئے ائمہ کرام علمائے اعلام
کی بعض سندیں اسباب میں پیش کروں کہ کن کن اکابر دین و اعاظم معتمدین نے مزار مقدس اور اس کے
مثل نعل اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اسباب میں کیا کیا کلمات
روح افزائے مومنین و جانگزائے منافقین ارشاد فرمائے:

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۱۳

[2] مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ بن عباس المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۰۸
صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۰۲
صحیح البخاری کتاب البیوع باب بیع التصاویر " " " ۱/ ۲۹۶

(۱) امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی۔

(۲) امام محدث جلیل القدر ابونعیم صاحب حلیۃ الاولیاء۔

(۳) امام محدث علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن الجوزی حنبلی۔

(۴) امام ابوالیمن ابن عساکر۔

(۵) امام تاج الدین فاکہانی صاحب فجر منیر۔

(۶) علامہ سید نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفا و وفاء الوفاء۔

(۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمٰن جزولی صاحب دلائل الخیرات۔

(۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم۔

(۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال النفس نفیس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

(۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ و منح محمدیہ۔

(۱۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب۔

(۱۲) محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی حنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفاء وغیرہم ائمہ و علماء نے مزار اقدس و اکرم سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہما کے نقشے بنائے۔

مواہب اور اس کی شرح میں ہے:

(قد روی ابوداؤد والحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امہ اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مقدما و ابابکر راسہ بین کتفی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ

امام ابوداؤد اور حاکم نے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی سند سے روایت کیا، فرمایا، میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے عرض کیا، اماں جان! حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم اور انکے دو ساتھیوں کی قبور سے پردہ اٹھا دیجئے (الحدیث) امام حاکم نے یہ اضافہ کیا (جب مائی صاحبہ نے قبور سے پردہ اٹھایا) تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر سب سے آگے دیکھی اور دوسری دو قبروں کی صورت یہ تھی کہ ابوبکر صدیق

وسلم وعمر راسه عند رجلی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم) قال ابو الیمن بن عساکر وهذه صفته۔

کا سرمبارک حضور صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے دو کندھوں کے پاس تھا جبکہ فاروق اعظم کا سرمبارک حضور کے مبارک پاؤں کے متوازی و متصل تھا۔ امام ابوالیمن بن عساکر نے فرمایا صورت نقشہ سامنے ہے:

النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم

عمر رضی الله تعالٰی عنه

ابوبکر رضی الله تعالٰی عنه

(وروی ابوبکر الآجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست وثلثمائة (فی کتاب صفة قبر النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قال رأیت قبر النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی امارة عمر بن عبدالعزیز فرأیته مرتفعا نحوا من اربع اصابع ورأیت قبر ابی بکر وراء قبره ورأیت قبر ابی بکر اسفل منه) ورواه ابو نعیم بزیادة وصورة لنا۔

امام حافظ ابوبکر آجری (متوفی محرم ۳۰۶ھ) نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کے بیان میں ارشاد فرمایا عثیم بن نسطاس مدنی تابعی (جو مقبول رواۃ میں سے ہیں جیسا کہ التقریب میں ہے) سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں آنحضرت صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت کی۔ قبر اطہر زمین سے چار انگشت کے بقدر بلند تھی اور میں نے دیکھا کہ جناب صدیق اکبر کی قبر مبارک اس کے پیچھے اور اس سے نیچے تھی۔ محدث ابونعیم نے کچھ اضافہ کرتے ہوئے روایت کیا ہے اور ہمارے لئے اس کی یہ تصویری صورت بیان فرمائی: (ت)

المصطفٰی صلی الله تعالٰی علیه وسلم

ابوبکر رضی الله تعالٰی عنه

عمر رضی الله تعالٰی عنه [1]

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی دار المعرفۃ بیروت ۸/۲۹۴

(وقد اختلف اهل السير وغيرهم في صفة القبور المقدسة على سبع روايات اوردها) ابو اليمن (ابن عساكر في كتابه (تحفة الزائر) والصحيح منها روايتان احدهما ما تقدم عن القاسم والاخرى وبها جزم رزين وغيره وعليها الاكثر كما قال المصنف في الفصل الثاني وقال النووي انها المشهورة والسمهودي انها اشهر الروايات ان قبره صلى الله تعالى عليه وسلم الى القبلة مقدما بجدار هاثم قبر ابي بكر حذاء منكبي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وقبر عمر حذاء منكبي ابي بكر رضي الله تعالى عنهما وهذا صفتها،

سیرت نگاروں نے قبور مقدسہ کی وضع یا ساخت میں جو اختلاف کیا ہے اس سلسلے میں سات روایات پائی جاتی ہیں۔ ابوالیمن ابن عساکر نے وہ روایات اپنی کتاب "تحفۃ الزائر" میں بیان کی ہیں ان میں سے صرف دو روایات صحیح ہیں، ایک ان میں سے وہ ہے جو ابوالقاسم کے حوالے سے بیان ہو چکی ہے، اور دوسری روایت وہ ہے جس پر محدث رزین وغیرہ نے اظہارِ اعتماد کیا ہے اور اسی پر اکثر اہلِ علم قائم ہیں جیساکہ مصنف نے دوسری فصل میں فرمایا، امام نووی کہتے ہیں کہ یہی مشہور ہے، اور علامہ سمہودی نے فرمایا، زیادہ مشہور روایت یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ انور دیوارِ قبلہ سے متصل سب سے آگے ہے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے شانوں کے بالمقابل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر ہے پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے شانوں (کندھوں) کے بالمقابل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر ہے۔ یہ ان قبور کی صورتِ ساخت ہے: (ت)

المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ

ومرت واحدة من الضعيفة ولاحاجة لذكر باقيها اھ ما فی المواھب و شرحہا ملتقطا قلت وقد ذکر السبع جمیعا الامام البدر محمود العینی فی عمدۃ القاری فراجعہا ان ہویت۔

ایک ضعیف روایت گزر چکی ہے اور بقیہ کے ذکر کی چنداں ضرورت نہیں، جو کچھ مواہب لدنیہ اور اس کی شرح میں منتخب کردہ عبارت تھی وہ مکمل ہوگئی۔ میں کہتا ہوں کہ پُوری سات روایتوں کو امام بدرالدین محمود عینی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف عمدۃ القاری (شرح صحیح بخاری) میں ذکر فرمایا ہے اگر خواہشِ مطالعہ ہو تو اس سے رجوع کیا جائے۔ (ت)

مطالع المسرات میں ہے:

وضع المؤلف صفة الروضة ھٰکذا۔

مؤلف نے روضہ کی ساخت بیان کی جو کہ نقشہ ذیل کے مطابق کچھ اس طرح ہے: (ت)

قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
قبر ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ
قبر عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ

ابوبکر مؤخر قلیلا عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خلفہ وعمر خلف رجلی ابی بکر، وروی ابوداؤد والحاکم وصحح اسنادہ عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمہودی وھذا ارجح ما روی عن القاسم ثم صورھا عن ابن عساکر ھکذا۔

حضرت ابوبکر صدیق حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کچھ تھوڑا پیچھے ہیں اور حضرت عمر فاروق حضرت ابوبکر صدیق کے پاؤں والی حد سے قدرے پیچھے ہیں۔ امام ابوداؤد اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت قاسم بن محمد سے روایت کی ہے (الحدیث)، علامہ سمہودی نے فرمایا کہ یہ زیادہ راجح ہے جو کچھ حضرت قاسم سے روایت کیا گیا ہے پھر انھوں نے ابن عساکر کے حوالے سے اس کی تصویر (نقشہ) کچھ اس طرح بیان فرمائی: (ت)

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثانی دارالمعرفۃ بیروت ۸/ ۹۶-۲۹۵

قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

قبر عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ

وصف ابوالفرج ابن الجوزی بوضعها هكذا ونسب ابن حجر هذه الصفة الى الاكثر[1] اھ مختصرا، قلت ووقع ھھنا فی الکتاب تخلیط واضطراب نبهت علیه علی هامشه وزاده السید المرتضی فی النقل عنه فی شرح الاحیاء لم اجده فی نسختی شرح الدلائل ولا هو صحیح فی نفسه وذلك انه لم یذکر فی المطالع عن ابن الجوزی صورة جدیدة فکان قوله هکذا اشارة الی ما مرّ و هو الذی نسبه ابن حجر الی الجمهور والاکثر کما ستسمع فیما یذکر، اما المرتضی فنقل تصویره عن المطالع عن ابن الجوزی بعد قوله

حافظ ابوالفرج ابن جوزی نے ان کی وضع (یعنی قبور مقدسہ کی ساخت) کچھ اس طرح بیان فرمائی اور علامہ ابن حجر نے اس صورت وضع کو اکثر اہل علم سے منسوب کیا ہے (مختصر عبارت مکمل ہوئی) میں کہتا ہوں کہ اس کے باوجود یہاں کتاب میں کچھ خلط ملط اور اشتباہ پایا جاتا ہے، میں نے اس پر اسکے حاشیہ میں تنبیہ کی ہے، سید مرتضٰی نے شرح احیاء العلوم میں اپنے حاشیہ میں تنبیہ فرماتے ہوئے ان سے نقل کرنے میں کچھ اضافہ کیا ہے لیکن میں نے اسے شرح دلائل الخیرات کے اپنے نسخہ میں نہیں پایا اور فی ذاتہ وہ صحیح بھی نہیں اس لئے کہ مطالع المسرات میں ابن جوزی کے حوالے سے کوئی نئی صورت نہیں ذکر کی گئی لہذا ابن جوزی کا قول هكذا اسی گزشتہ قول کی طرف اشارہ ہے اور یہ وہی ہے جس کو علامہ ابن حجر نے جمہور اور اکثر کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ آئندہ ذکر کیا جاتا ہے آپ سنیں گے لیکن سید مرتضٰی نے اس کی تصویر مطالع المسرات سے ابن جوزی کے قول هكذا کہنے کے بعد کچھ اس طرح نقل فرمائی ہے جو نقشہ ذیل

[1] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۸-۱۴۹

هٰکذا ہٰکذا۔

سے ظاہر ہے : (ت)

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ

عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ

ثم عقبہ بقولہ ونسب ابن حجر ھذہ الصفۃ الی الاکثر[1] الخ فلا ادری لعل ھذا الغلط فی التصویر من الناسخ، واللہ تعالٰی اعلم۔

پھر اسے اپنے اس قول کے بعد لائے ہیں کہ علامہ ابن حجر نے اس صفت کو اکثر کی طرف منسوب کیا ہے الخ میں نہیں جانتا کہ شاید تصویر میں یہ لفظ غلطی کرنے والوں کی طرف سے اضافہ ہوگیا ہے واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے :

یسن لہ بل یتأکد علیہ اذا فرغ من السلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یتاخر الی صوب یمینہ قدر ذراع للسلام علی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ وکرم وجہہ لان راسہ عند منکب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ثم یتاخر الی یمینہ ایضا قدر ذراع للسلام علی سیدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ لان راسہ عند منکب ابی بکر وھذہ صورۃ القبور الثلثۃ الکریمۃ علی الاصح المذکور وعلیہ الجمہور،

تاکیدی سنت ہے کہ جب زائر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام پیش کرنے سے فارغ ہو تو حضرت ابوبکر صدیق کو سلام پیش کرنے کے لئے بقدر ایک ہاتھ اپنی دائیں جنوبی سمت پیچھے ہٹ جائے (اللہ تعالٰی ان سے راضی ہو اور انکے چہرے کو رونق بخشے) کیونکہ ان کا سر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے بالمقابل ہے پھر دائیں جانب ایک ہاتھ کے بقدر مزید پیچھے ہوجائے تاکہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کرسکے کیونکہ ان کا سر مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کندھوں کے بالمقابل ہے۔ زیادہ صحیح قول مذکور کے مطابق

[1] اتحاف السادۃ المتقین الجملۃ العاشرۃ صفۃ الروضۃ المشرفۃ الخ دار الفکر بیروت ۴/ ۴۲۰-۴۲۱

ثمّ قال بعد التصویر اخترت وضعها علٰی هٰذہ الکیفیۃ لانہا المطابقۃ للواقع عند توجہ الزائر الیہم[1] الخ۔

قبورِ ثلاثہ کی یہی صورت واقع ہے اور اسی پر جمہور کا اتفاق ہے۔ پھر تصویر کے بعد فرمایا میں نے اس کیفیت کے مطابق صورت وضع قبور اختیار کی ہے اس لئے کہ یہی واقع کے مطابق ہے جب زائر انکی طرف منہ کرے الخ۔ (ت)

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشہ مقدسہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب احادیث وسیر وغیرہا کے اوراق چاک کئے جائیں اور اُن ائمہ محدثین کے بنائے ہوئے نقشوں کا کیا علاج ہو جو زمانۂ تابعین وتبع تابعین سے قرناً فقرناً روایت حدیث میں نقشے بناتے آئے اللہ عزوجل افراط وتفریط کی آفت سے بچائے۔ دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے جب سے یہ کتاب مستطاب شرقاً غرباً عرباً عجماً تمام جہان کے علماء و اولیاء وصلحاء میں حرزِ جان و وظیفۂ دین وایمان ہو رہی ہے، یہ حسن قبول خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم زید وعمرو کے مٹائے نہیں مٹ سکتا۔

ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند　　روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

(دنیا کے سارے شیر اسی سلسلے میں بندھے ہوئے ہیں لہٰذا کسی حیلہ سے لومڑی اس سلسلہ کو کیسے کاٹ سکتی ہے۔ ت)

ہاں اب نئے زمانے فتنہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذاً باللہ دلائل الخیرات کو معدن شرک وبدعات کہتے ہیں مگر اُن کے بکنے سے اُمتِ مرحومہ کا اتفاق واطباق نہیں ٹوٹ سکتا۔

مہ فشاند نور وسگ عوعو کند　　ہر کسے بر خلقت خود می تند

(چاند نور بکھیرتا ہے مگر کتے اسے بھونکتے ہیں، درحقیقت ہر ایک اپنی تخلیق میں تنا ہوا اور کسا ہوا ہے۔ ت)

کشف الظنون میں ہے:

دلائل الخیرات اٰیۃ من اٰیات اللہ یواظب بقراءتہ فی المشارق والمغارب ولہذا لائل اختلاف فی النسخ لکثرۃ روایتہا عن المؤلف رحمہ اللہ تعالٰی

یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالٰی کی آیتوں میں ایک آیت ہے کہ مشارق ومغارب میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، اس کے نسخے مختلف ہیں کہ مؤلف رحمہ اللہ تعالٰی سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر

---

[1] الجوہر المنظم　الفصل السابع فیما ینبغی للزائر فعلہ الخ　المکتبۃ القادریہ جامعہ نظامیہ لاہور　ص ۵۰

لکن المعتبر نسخة ابی عبد الله محمد السہیلی کان المؤلف صححها قبل وفاته بثمان سنین سادس ربیع الاول ۸۶۲ھ ملخصاً[1]

معتبر ابو عبداللہ محمد سہیلی کا نسخہ ہے کہ مؤلف قدس سرہ نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی۔

(۱۳) علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی قصری مطالع میں فرماتے ہیں:

اعقب المؤلف رحمه الله تعالٰی ورضی عنه ترجمة الاسماء بترجمة صفة الروضة المبارکة موافقا وتابعا للشیخ تاج الدین الفاکهانی فانه عقد فی کتابه الفجر المنیر بابا فی صفة القبور المقدسة ومن فوائد ذٰلك ان یزور المثال من لم یتمکن من زیارة الروضة ویشاهده مشتاق ویلثمه ویزداد فیه حبا وشوقا[2]

مؤلف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فصل اسماء طیبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد صفت روضہ مبارکہ کی فصل بہ تبعیت وموافقت امام تاج الدین فاکہانی ذکر فرمائی کہ انھوں نے بھی اپنی کتاب فجر منیر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت فائدے ہیں ازانجملہ یہ کہ جسے روضۂ مبارکہ کی زیارت میسّر نہ ہوئی وہ اس نقشۂ پاک کی زیارت کرے مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دل میں بڑھے۔

اللّٰھم ارزقنا اٰمین (اے اللہ! ہمیں بھی یہ نصیب فرما اور ہماری یہ درخواست قبول فرما۔ ت)

(۱۴) اسی میں ہے:

قد کنت رأیت تالیفا لبعض المشارقة یقول فیها انه ینبغی لذاکر (اسم) الجلالة من المریدین ان یکتبه بالذهب فی ورقة ویجعله نصب عینیه فاذا صور قارئ هذا الکتاب الروضة صورة حسنة بالوان حسنة و خصوصًا بالذهب فهو من معنی ذٰلك[3]

میں نے بعض علمائے مشرق کی تالیف میں دیکھا کہ جو مرید اسم پاک اللہ کا ذکر کرے اُسے چاہیے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیش نظر رکھے تو جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگین خصوصاً آب زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔

---

[1] کشف الظنون باب الدال المہملہ دلائل الخیرات منشورات مکتبۃ المثنیٰ بغداد ۱/ ۷۵۹

[2] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۴

[3] " " " " " " " " " ۱۴۵

(۱۵) اُسی میں ہے:

وقد ذکر بعض من تکلم علی الاذکار و کیفیۃ التربیۃ بہا انہ اذا کمل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فلیشخص بین عینیہ ذاتہ الکریمۃ بشریۃ من نور فی ثیاب من نور یعنی لتنطبع صورتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی روحانیتہ و یتألف معہا تألفا یتمکن بہ من الاستفادۃ من اسرارہ و الاقتباس من انوارہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فان لم یرزق تشخص صورتہ فیری کانہ جالس عند قبرہ المبارک یشیر الیہ متی ما ذکرہ فان القلب متی ما شغلہ شیئ امتنع من قبول غیرہ فی الوقت الی اٰخر کلامہ فیحتاج الی تصویر الروضۃ المشرفۃ والقبور المقدسۃ لیعرف صورتہا ویشخصہا بین عینیہ من لم یعرفہا من المصلین علیہ فی ھذا الکتاب وھم عامۃ الناس وجمہورھم[1]

بعض اولیاء کرام جنھوں نے ذکر و شغل سے تربیت مریدین کی کیفیت ارشاد کی، بیان فرماتے ہیں کہ جب ذکر لا الٰہ الا اللہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کامل کرلے تو چاہئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تصور اپنے پیش نظر جمائے بشری صورت نور کی طلعت نور کے لباس میں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صورت کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے اور اس سے وہ الفت پیدا ہو جس کے سبب حضور کے اسرار سے فائدہ لے حضور کے انوار کے پھول چنے، اور جسے یہ تصور میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے کہ گویا مزار مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے تصور میں مزار اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز سے مشغول ہوجاتا ہے پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا، تو اب روضۂ مطہرہ و قبور مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے اُن کی زیارت نہ کی اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انھیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت اُن کا تصور ذہن میں جمائیں۔

(۱۶) اُسی میں ہے:

وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا لہ من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنہ وذکروا لہ خواصا وبرکات وقد جربت وقالوا فیہ اشعارا

علمائے کرام نے نعل مقدس کے نقشے کو نعل مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام و احترام جو اصل کے لئے تھا ثابت ٹھہرایا اور اس

---

[1] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۴ و ۱۴۵

كثيرة وألفوا فى صورته و رووه بالاسانيد وقد قال القائل، ؎

اذا ما الشوق اقلقنى اليها
ولم اظفر بمطلوبى لديها
نقشت مثالها فى الكف نقشا
وقلت لناظرى قصرا عليها[1]

نقشہ مبارک کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلاشبہہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا:

جب اس کی آتشِ شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسر نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پر کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔

(۱۷) علامہ تاج فاکہانی فجر منیر میں فرماتے ہیں:

من فوائد ذلك ان من لم يمكنه زيارة الروضة فليبرز مثالها وليلثمه مشتاقا لانه ناب مناب الاصل كما قد ناب مثال نعله الشريفة مناب عينها فى المنافع والخواص شهادة التجربة الصحيحة و لذا جعلوا له من الاكرام والاحترام ما يجعلون للمنوب عنه[2] الخ.

نقشہ روضہ مبارک کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے اور شوقِ دل کے ساتھ اسے بوسے دے کہ یہ مثال اُسی اصل کے قائم مقام ہے جیسے نقشہ نعل مقدس منافع و خواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہد عدل ہے ولہذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔

(۱۸) حضرت مصنفِ دلائل قدس سرہ العزیز اُس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے اور علامہ ممدوح کی متابعت ظاہر کرتے ہیں:

حيث قال انما ذكرتها تابعا للشيخ تاج الدين الفاكهانى فانه عقد فى كتابه الفجر المنير بابا فى صفة القبور المقدسة و

چنانچہ مصنف دلائل الخیرات نے فرمایا میں نے علامہ تاج الدین فاکہانی کے اتباع میں اس کا ذکر کیا ہے اس لئے کہ موصوف نے اپنی کتاب الفجر المنیر میں قبور مقدسہ کی صورت وضع

---

[1] مطالع المسرات — المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد — ص ۱۴۴
[2] فجر منیر

قال ومن فوائد ذلك الخ[1]۔ میں ایک باب باندھا اور فرمایا ان فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے الخ۔ (ت)

(۱۹) امام ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن خلف السلمی الشہیر بابن الحاج المتوفی الاندلسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نقشہ نعل مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

(۲۰) اسی طرح اُن کے تلمیذ شیخ عزیز ابوالیمن ابن عساکر نے نفیس وجلیل کتاب مسمّٰی بہ خدمت النعل للقدم المحمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ نے مثل کتب حدیث روایۃً وسماعًا وقراءۃً اعتنائے تام کیا۔

(۲۱) امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحبِ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں:

قد ذکر ابوالیمن ابن عساکر تمثال نعله الکریمة علیه افضل الصلٰوة والتسلیم فی جزء مفرد رویته قراءة وسماعا وکذا افرده بالتالیف ابواسحٰق ابراهیم بن محمد بن خلف السلمی المشهور بابن الحاج من اهل المریة بالاندلس وکذا غیرهما ولله درابی الیمن بن عساکر حیث قال ؎

یامنشدا فی رسم ربع خال	ومناشد الدوارس الاطلال	دع ندب آثار و ذکر مآثر
لاحبة بانوا وعصر خال	والثم ثری الاثر الکریم فحبذا	ان فزت منه بلثم ذا التمثال
صافح بها خدا وعفر وجنة	فی تربها وجدا وفرط تغال	یاشبه نعل المصطفٰی روحی الفدا
لمحلك الاسمی الشریف العال	هملت لمرآك العیون وقد نأی	مرمی العیان بغیر ما اهمال
وتذکرت عهد العقیق فاثرت	شوقًا عقیق المدمع الهطال	اذکرتنی قدما لها قدم العلا
والجود والمعروف والافضال	لو ان خدی یحتذی نعلا لها	لبلغت من نیل المنی آمال
اوان اجفانی لوطء نعالها	ارض سمت عزا بذا الاذلال	اھ بالالتقاط[2]

خلاصہ یہ کہ ابوالیمن ابن عساکر نے نقشہ نعل اقدس کے باب میں ایک مستقل جزء تالیف کیا جسے میں نے استاد پر پڑھ کر اور استاد سے سُن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس

---

[1] مطالع المسرات المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ فیصل آباد ص ۱۴۴

[2] المواہب اللدنیۃ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۶۶ تا ۲۶۸

بارہ میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزوجل کے لئے ہے خوبی ابوالیمن ابن عساکر کی، کیا خوب قصیدہ مدحِ شبیہہ شریف میں لکھا ہے جس میں فرماتے ہیں: اے فانی کی یاد کرنے والے ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکاتِ شریفہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاکبوسی کر۔ زہے نصیب اگر تجھے اس تصویرِ نعل مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھو اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مل۔ اے نعلِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر! تیری عزت و شرف بلند پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے تجھے دیکھ کر انھیں مدینے کی وادیِ عقیق میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفتار یاد آگئی لہذا اپنے اشکِ رواں کے سرخ سرخ عقیق نچھاور کر رہے ہیں۔ اے تصویرِ نعل مبارک! تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلادیا جس کے بلندی وجود و احسان و تفضل قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ اُن کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی ؎

جزاک اللہ خیرا یا ابا الیمن

(اے ابوالیمن! اللہ تعالیٰ تمھیں بہترین صلہ عطا فرمائے۔ ت)

(۲۲) ابوالحکم بن عبدالرحمن الشہیر بابن المرحل رحمہما اللہ تعالیٰ کہ معاصر ہیں امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے تبصیر میں اُن کا ذکر لکھا وصفِ نقشِ نعل مبارک میں اُن کا قصیدہ غرّا ہے شیخ ابن الحاج نے اپنی کتاب مذکور میں ذکر کیا امام قسطلانی نے اسے مااحسنہا کہا یعنی کیا خوب فرمایا، اس کے بعض ابیاتِ کریمہ مواہب میں یہ ہیں: ؎

مثال لنعلی من احب ہویتہ ... فہا انا فی یومی و لیلی لاثمہ

اُجرّ علی راسی و وجہی ادیمہ ... واُلثمہ طورا وطورًا الازمہ

اشلہ فی رجل اکرم من مشی ... فتبصرہ عینی و ما انا حالمہ

احرک خدی ثم احسب وقعہ ... علی وجنتی خطوا ہناک یداومہ

ومن لی بوقع النعل فی حر وجنتی ... لماش علت فوق النجوم براجمہ

ساجعلہ فوق الترائب عوذۃ ... لقلبی لعل القلب یبرد حاجمہ

واربطہ فوق الشؤون تمیمۃ ... لجفنی لعل الجفن یرقأ ساجمہ

الا بابی تمثال نعل محمد ... لطاب لحاذیہ و قدس خادمہ

یود ہلال الافق لو انہ ہوی ... یزاحمنا فی لثمہ و نزاحمہ

سلام علیہ کلما ھبت الصبا　　وغنت باغصان الاراک حمائمہ[1]

اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں اپنے سر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدت صدق تصور سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں اس نقش پاک کو اپنے رخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اسے پہنے ہوئے میرے رخسارے پر چل رہے ہیں، آہ کون ایسی صورت کرے کہ وہ پائے مبارک جو ستارگان آسمان ہشتم کے سروں پر بلند ہوئے ان کی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارے پر پڑے یں نقشہ نعل پاک کو اپنے سینے پر دل کا تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آنکھ ٹھنڈی ہو، میں اُسے سر پر آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا شاید بہتی پلکیں رکیں۔ سُن لو تصویر کفش مقدس پر میرا باپ نثار، کیا اچھا ہے اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہوجائے، ماہ نو کی تمنا ہے کاش آسمان سے اتر کر اس نقشہ مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے، اللہ عزوجل کا سلام اترے محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جب تک باد صبا چلے اور جب تک درخت اراک کی ڈالیوں پر کبوتر گونجیں۔ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وعلٰی اٰلہ وامتہ ابدًا اٰمین (یا اللہ! ان پر درود وسلام اور برکت نازل فرما اور ان کی آل اور امت پر ہمیشہ ہمیشہ اپنی رحمت فرما، یہی میری دعا ہے اسے قبول فرما۔ت)

(۲۳) نیز مواہب لدنیہ میں ہے:

من بعض ماذکر من فضلھا وجرب من نفعھا وبرکتھا ماذکرہ ابوجعفر احمد بن عبدالمجید وکان شیخا صالحا ورعا قال حذوت ھذا المثال لبعض الطلبۃ فجاء نی یوما فقال رأیت البارحۃ من برکۃ ھذا النعل عجبا اصاب زوجی وجع شدید کاد یھلکھا فجعلت النعل علی موضع الوجع وقلت اللھم ارنی برکۃ صاحب ھذا النعل فشفاھا اللہ للحین۔[2]

اس مثال مبارک کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اس کے منافع و برکات جو تجربے میں آئے ان میں سے وہ ہیں جو شیخ صالح صاحب ورع وتقوٰی ابوجعفر احمد بن عبدالمجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنادی تھی ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اس مثال مبارک کی عجب برکت دیکھی میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی میں نے مثال مبارک موضع درد پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی! اس کی برکت سے شفا دے، اللہ عزوجل نے فوراً شفا بخشی۔

---

[1] المواہب اللدنیہ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۶۹

[2] ...

(۲۴) نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ اُن کے شیخ ابو القاسم بن محمد فرماتے ہیں:

ومما جوب من برکتہ ان من امسکہ عندہ متبرکا بہ کان لہ امانا من بغی البغاۃ وغلبۃ العداۃ وحرزا من کل شیطان مارد وعین کل حاسد وان امسکتہ المرأۃ الحامل بیمینہا وقد اشتد علیہا الطلق تیسر امرہا بحول اللہ تعالٰی وقوتہ۔[1]

نقشہ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے یہ ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک اسے اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور وہ نقشہ مبارک ہر شیطان سرکش اور حاسد کے چشم زخم سے اس کی پناہ ہو جائے اور زنِ حاملہ میں شدت دردِ زہ میں اگر اُسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے بعنایتِ الٰہی اس کا کام آسان ہو۔

(۲۵) علامہ احمد بن محمد مقری تلمسانی نے اس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں، ایک النفحات العنبریۃ فی وصف نعل خیر البریۃ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کہ وجیز و نافع ہے، دوسری فتح المتعال فی مدح خیر النعال کہ بسیط و جامع ہے، ان کتب مبارکہ میں عجب فضائل و برکات دفع بلیات و قضائے حاجات کے جو اس نقشہ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے اور سلف صالح و معاصرین صالحین نے دیکھے بکثرت بیان فرمائے ان کا ذکر باعث تطویل ہے جو چاہے فتح المتعال مطالعہ کرے، اب ہم بنظرِ اختصار اُن باقی ائمہ و اعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنھوں نے نقشہ مبارکہ بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اُس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اُسے سر آنکھوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمام تام اس کی روایتیں فرمائیں، جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے۔ وباللہ التوفیق۔

(۲۶) امام اجل ابو اویس عبداللہ بن عبداللہ بن اویس ابو الفضل بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علمائے مدینہ طیبہ و ائمہ محدثین و رجال صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اور تبع تابعین کے طبقہ اعلٰے سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچا زاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا، انھوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر تابعین و تبع تابعین کے زمانے میں نعلِ اقدس نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرناً

---

[1] المواہب اللدنیۃ المقصد الثالث الفصل الثالث لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۶۷

اس مثال کے نقشہ ہر طبقہ کے علما سینے رہے۔

(۲۷) ان کے صاحبزادے امام مالک کے بھانجے اسمٰعیل بن ابی اویس کہ امام بخاری و امام مسلم کے اُستاذ اور رجالِ صحیحین اور اتباعِ تبعِ تابعین کے طبقۂ اعلیٰ سے ہیں، امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے معاصر، ۲۲۶ ہجری میں وفات پائی۔

(۲۸) اُن کے شاگرد ابو یحییٰ بن ابی میسرہ۔

(۲۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل سبتی۔

(۳۰) اُن کے شاگرد ابو سعید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ مکی۔

(۳۱) اُن کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی۔

(۳۲) اُن کے تلمیذ محمد بن الحسین الفارسی۔

(۳۳) اُن کے شاگرد شیخ ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری۔

(۳۴) اُن کے تلمیذ شیخ فقیہ ابو القاسم علی بن عبد السلام بن حسن زمیلی۔

(۳۵) اُن کے شاگرد شیخ عیاض۔

(۳۶) دوسرے تلمیذ اجل امام اکمل حافظ الحدیث قاضی ابوبکر ابن العربی اشبیلی اندلسی۔

(۳۷) اُن دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ۔

(۳۸) اُن کے تلمیذ ابن الجد۔

(۳۹) اُن کے شاگرد شیخ ابن البر تونسی۔

(۴۰) اُن کے تلمیذ شیخ ابن فہد مکی۔

(۴۱) ح امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابو القاسم خلف بن بشکوال۔

(۴۲) اُن کے تلمیذ ابو جعفر احمد بن علی ادیب جن کے شاگرد ابو القاسم بن محمد اور اُن کے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج ان کے شاگرد ابو الیمن ابن عساکر مذکورین ہیں جن کے اقوال طیبہ اوپر مرقوم ہوئے۔

(۴۳) ح امام اسمٰعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحسین۔

(۴۴) اُن کے شاگرد محمد بن احمد خرازی اصبہانی۔

(۴۵) اُن کے تلمیذ ابو الحسن سعید بن حسن تستری۔

(۴۶) اُن کے شاگرد ابوبکر محمد بن عدی بن علی منقری۔

(۴۷) اُن کے تلمیذ ابو طالب عبد اللہ بن حسن بن احمد عنبری۔

(۴۸) ان کے شاگرد ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی۔

(۴۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد ہبۃ اللہ بن احمد بن محمد الکفانی دمشقی۔

(۵۰) اُن کے شاگرد حافظ ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد اسکندرانی۔

(۵۱) اُن کے تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن تجیبی۔

(۵۲) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ سبتی ان کے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج سلمی ممدوح ان کے شاگرد ابن عساکر۔

(۵۳) ان کے تلمیذ بدر فارقی۔ یہ تین سلسلے مثل سلاسل حدیث تھے۔ ان کے علاوہ

(۵۴) امام ابو حفص عمر فاکہانی اسکندرانی۔

(۵۵) شیخ یوسف تتائی مالکی۔

(۵۶) فقیہ ابو عبد اللہ بن سلامہ۔

(۵۷) فقیہ محدث ابو الیعقوب۔

(۵۸) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن رشید فہری۔

(۵۹) حافظ شہیر ابو الربیع بن سالم کلاعی۔

(۶۰) اُن کے تلمیذ حافظ ابو عبد اللہ بن الابار قضاعی۔

(۶۱) ابو عبد اللہ محمد بن جابر وادی۔

(۶۲) خطیب ابو عبد اللہ بن مرزوق تلمسانی۔

(۶۳) ابن عبد الملک مراکشی۔

(۶۴) شیخ ابو الخصال۔

(۶۵) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحق انصاری معروف بابن القصاب۔

(۶۶) شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی۔

(۶۷) قاضی شمس الدین ضیف اللہ ترابی رشیدی۔

(۶۸) شیخ عبد المنعم سیوطی۔

(۶۹) محمد بن فرج سبتی۔

(۷۰) شیخ ابن حبیب النبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفاءً روایت کی۔

(۷۱) سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح۔

(۷۲) سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب۔

(۷۳) علامہ شہاب الدین خفاجی جنھوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور ھو مصنف حسن فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔

(۷۴) فاضل کاتب چلپی صاحب کشف الظنون۔

(۷۵) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب و مؤطا امام مالک۔

اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسماءِ طیبہ عالیہ پر اختتام کیجئے جن کی امامتِ کبرٰی پر اجماع اور ان کی جلالتِ شان و عظمتِ مکان مشہور و معروف بلاد و بقاع؛

(۷۶) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاذ امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب الفیہ سیرت وغیرہا۔

(۷۷) اُن کے ابن کریم علامہ عظیم سیدی ابوزرعہ عراقی۔

(۷۸) امام اجل سراج الفقہ والحدیث والملۃ والدین بلقینی۔

(۷۹) امام جلیل محدث نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔

(۸۰) امام اجل واکرم علامہ عالم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملۃ والشرع والدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ عنہم وعنابہم یوم الدین آمین یارب العالمین۔

بالجملہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علما و صلحا میں معمول و رائج ہمیشہ اکابر دین اُن سے تبرک کرتے اور اُن کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انھیں بدعت شنیعہ اور شرک و حرام نہ کہے گا مگر جاہل بیباک یا گمراہ بددین مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ من مھاوی الھلاک (اللہ تعالٰی کی پناہ ہلاکت و بربادی کے ٹھکانوں سے۔ ت) آجکل کے کسی نوآموز قاصر ناقص خاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعاظم علماء معتمدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل و دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے واللہ الھادی وولی الایادی بہ ثقتی وعلیہ اعتمادی (اللہ تعالٰی ہی راہِ ہدایت دکھانے والا ہے اور جملہ احسانات و انعامات کا مالک و والی ہے پس اسی پر بھروسا و اعتماد ہے۔ ت) الحمدللہ کہ یہ مجمل جواب موضع صواب اواخر[1] ذی الحجہ مبارک ۱۳۱۵ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونوالہ ۱۳۱۵ھ (حیرت زدہ (عاشق) کی شفا (صحت یابی) صورِ حبیب، ان کے مزار اور ان کے جوتوں کے دیدار میں ہے۔ ت) نام ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالٰی علٰی

---

[1] ہمزہ بے مرکز ملحوظ العدد ست ۱۲

سیدنا و مولانا محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین اٰمین، واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم (سب خوبیاں خدا کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار (مربی) ہے، اللہ تعالٰی ہمارے آقا ومولٰی حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی تمام آل پر اور ساتھیوں پر رحمت نازل فرمائے اللہ تعالٰی سب سے بڑا عالم ہے اور اس جلیل القدر ذات کا علم بہت کامل واکمل اور نہایت درجہ پختہ ومحکم ہے۔ت)

اس تحریر کے چندماہ بعد آج کل کے بعض ہندی[1] صاحبوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں جن میں کسی امام معتمد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلاً سند نہ دی گئی۔ ہم ابھی گزارش کرچکے ہیں کہ ارشاداتِ ائمہ دین وعلماء معتمدین کے مقابل این وآن کے بے سند اقوال کیا قابلِ استدلال۔ قرونِ ثلاثہ میں باوصف تحقق ضرورت اس کی طرف قولاً وفعلاً اصلاً توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح ہوچکا کہ زمانہ تابعین وتبع تابعین سے متوارث ہے۔ اور ضرورت شرعیہ بمعنی افراض ووجوب نہ ہونا تو بدیہی یوہیں بایں معنی کہ کوئی امر مامور بہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو واضح المنع نہ سہی مسلم کہ مقتضی عین موجود مذکور حاصل موانع مفقود جس سے باوصف تحقق خطور بالبال وخصوص احتیاج بالقصد امتناع پر اطباق واجماع مفہوم ہو اور جہاں ایسا نہیں وہاں عدمِ وقوع ہرگز مفید کف قصدی نہیں کہ وہی مقدور ہے اور اس میں اتباع وقد حققنا ھٰذہ المباحث فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالٰی البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ (ان مباحث کی تحقیق ہم نے اپنی بابرکت کتاب میں کردی ہے کتاب کا نام ہے البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ (چمکدار تیز تلواریں دین سے نکلنے والے مشرقی خوارج پر)۔ت) اس قضیہ کو اگر یوہیں مرسل رکھیں تو صدہا مسائل شرعیہ خود صاحب تحریر مذکور کے تحریرات کثیرہ اس کی ناقض ومناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلٰوۃ العید (عید مبارک کی خوشیاں نمازِ عید کے بعد دعا کے جواز میں۔ت) بحوالہ جلد وصفحہ مذکور ہوئیں۔ رہا یہ کہ نقشہ کعبہ معظمہ وروضہ منورہ کو ان کا عین یا تمام احکام میں مساوی سمجھنا کہ نقشہ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہوجائے اور حج کے بعد نقشہ روضہ کے پاس حاضری زیارت مقدسہ کی حاضری سے مغنی ہوجائے یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں، ایسے اوہام باطلہ البتہ مشرکین وروافض کو پیدا ہوتے ہیں۔ رسالہ اسلمی میں قطع نظر اس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ

---

[1] یعنی فتوٰی مولوی عبدالحی لکھنوی ۱۲

اور کہاں تک محل استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اس طریقہ انیقہ پر جو ائمہ کرام وعلمائے اعلام میں معمول ومقبول رہا اصلاً وارد نہیں، و باللہ التوفیق واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم (اللہ تعالٰی کے فضل ہی سے توفیق حاصل ہے، اور اللہ پاک اور برتر سب سے بڑا عالم ہے۔ت)

(رسالہ شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ ونعالہ ختم شد)